Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
بروز منگل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۹ ربیع الثانی ۱۳۹۲ھ ، ۲۳ ہجرت ۱۳۵۱ہش ، ۲۳ مئی ۱۹۷۲ء	نمبر ۱۱۵

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۲۲ ہجرت - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ - ۲۲ ہجرت - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل شام تک سر درد کی شدید تکلیف رہی اِسوقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب التزام کے ساتھ حضرت سیدہ ممدوحہ کے لئے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔

تربیتی کلاس میں آنیوالے خدام کیلئے ضروری ہدایات

(۱) کلاس میں شریک ہونیوالے نمائندے ۲۵ مئی کی شام تک ایوانِ محمود ربوہ میں پہنچ جائیں۔

(۲) موسم کے مطابق بستر ضرور ہمراہ لائیں

(۳) ہر خادم کے پاس تفسیر صغیر یا قرآن مجید، پین، پنسل اور نوٹ بک کا ہونا ضروری ہے۔

(۴) نمائندہ ایسا ہونا چاہیئے جسے مرکز کے وقار اور احترام کا پورا پورا خیال ہو اور اس کا مرکز سلسلہ میں آنا اسکی مجلس کی نیک نامی کا موجب ہو۔

(۵) نمائندہ، قائد مجلس سے تعارفی خط ضرور ہمراہ لائے جس میں خادم کے مکمل کوائف درج ہوں۔

(۶) ۲۵ مئی تا ۹ جون ۱۹۷۲ء انہیں مرکزی انتظام کے مطابق ربوہ میں ہی قیام کرنا ہوگا اور ربوہ سے باہر جانے کی اجازت نہ ہوگی۔

(ناظم اعلیٰ مرکزی سالانہ تربیتی کلاس)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آؤ میں تمہیں ایسی راہ سکھاؤں جس سے تمہارا نور سب نوروں پر غالب رہے

وہ راہ یہ ہے کہ تم تمام کینوں اور حسدوں کو چھوڑ کر بنی نوع انسان کے ہمدرد بن جاؤ

"میں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو اور نوعِ انسان کے ساتھ حق ہمدردی بجا لاؤ۔ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے۔ کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھرا ہے سو تم جو میرے ساتھ ہو۔ ایسے مت ہو۔ تم سوچو کہ مذہب سے کیا حاصل کیا ہے۔ کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزاری تمہارا شیوہ ہو؟ نہیں بلکہ مذہب اس زندگی کے حاصل کرنے کیلئے ہے جو خدا میں ہے اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئندہ ہوگی۔ بجز اس کے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں۔ خدا کیلئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔ آؤ میں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور ہمدرد نوعِ انسان ہو جاؤ اور خدا میں کھوئے جاؤ اور اس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو کہ یہی وہ طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں اور فرشتے مدد کے لئے اُترتے ہیں۔"

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ ۱۴، ۱۵)

ہفت روزہ "لائٹ" کی افسوسناک جسارت

انجمن اشاعتِ اسلام لاہور کے ہفت روزہ انگریزی اخبار "دی لائٹ" کے ۱۶ مئی ۱۹۷۲ء کے شمارہ میں صفحہ اوّل پر ایک مضمون بعنوان

"HOW TO GET RID OF THE BONDAGE OF SIN"

کی پہلی قسط شائع ہوئی ہے۔ اخبار مذکور نے اس پر بطور مضمون نگار مولوی محمد علی صاحب مرحوم سابق امیر انجمن اشاعتِ اسلام کا نام درج کر کے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ بلند پایہ اور پُر معارف مضمون فی الواقعہ مولوی صاحب مرحوم کا ہی لکھا ہوا ہے حالانکہ یہ بات بالبداہت غلط ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ مضمون سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تحریر فرمودہ ہے۔ اوّلاً یہ ریویو آف ریلیجنز اُردو بابت جنوری ۱۹۰۲ء میں

"گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے؟"

کے زیرِ عنوان شائع ہوا تھا اور ساتھ ہی اس کا انگریزی ترجمہ اُسی ماہ کے "ریویو آف ریلیجنز انگریزی" کے شمارہ میں مذکورہ بالا عنوان کے تحت اشاعت پذیر ہوا۔

"لائٹ" اخبار کا سلطان القلم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پُر معارف تحریرات کو مولوی محمد علی صاحب مرحوم کی طرف منسوب کر کے شائع کرنا ایک بہت ہی افسوسناک اور ناروا جسارت ہے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ اخبار مذکور آئندہ اس دیدہ دلیری سے مجتنب رہتے ہوئے اس بارہ میں احتیاط سے کام لے گا اور اس قسم کی غلط بیانی کا دانستہ یا نادانستہ اعادہ نہیں ہونے دے گا۔

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ ہجرت ۱۳۵۱ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ کی پندرہ روزہ تربیتی کلاس

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کرنے کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے۔ اس لئے آپ کی ہمیشہ کوشش یہی ہوتی تھی کہ آپ کے متبعین بکثرت مرکزِ سلسلہ میں آکر آپ کی صحبت میں رہیں اور علمِ دین سیکھنے کے علاوہ طہارتِ قلب حاصل کریں تاکہ غلبۂ اسلام کے ضمن میں ان پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں انہیں وہ باحسن وجوہ پورا کرنے کے قابل بن سکیں۔ اسی لئے آپ بار بار فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص بیعت کرنے کے بعد آپ سے اور مرکزِ سلسلہ سے کوئی تعلق یا واسطہ نہیں رکھتا وہ ہمارے کسی کام کا نہیں ہے ہمارے کام کا تو وہی انسان ہے جو بیعت کرنے کے بعد تعلق بڑھاتا اور بار بار مرکز میں آکر اپنے آپ کو اس قابل بناتا ہے کہ اسلام کی مہمات میں کام آسکے۔ چنانچہ ایک موقع پر آپ نے فرمایا:-

"ہمارے کام کا وُہ انسان ہو سکتا ہے جبکہ ایک مُدّت اور نہیں تو کم از کم ایک سال ہماری مجلس میں رہے اور تمام ضروری امور کو سمجھ لیوے اور ہم اطمینان پا جاویں کہ اسے تہذیبِ نفس حاصل ہوگئی ہے تب وہ بطور سفیر کے یورپ وغیرہ ممالک میں جا سکتا ہے مگر تہذیبِ نفس مشکل مرحلہ ہے۔ پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھنا آسان مگر یہ مشکل۔ دینی تعلیم کے لئے بہت علوم کی ضرورت نہیں ہوتی۔ طہارتِ قلب اور شئے ہے۔ خدا ایک نور جب دل میں پیدا کر دیتا ہے تو اس سے علوم خود حاصل ہوتے جاتے ہیں۔" (البدر یکم دسمبر ۱۹۰۲ء)

غلبۂ اسلام کے ضمن میں تہذیبِ نفس اور طہارتِ قلب کی اس بنیادی اہمیت کے پیشِ نظر حضور علیہ السلام افرادِ جماعت کو بار بار یہی نصیحت فرماتے تھے کہ وہ بکثرت مرکزِ سلسلہ میں آئیں اور یہاں آکر آپ کی خداداد قوتِ قدسیہ سے فیضیاب ہوں اور دوسرے قدسی صفات اصحاب کی صحبت میں اپنے شب و روز گزار کر وہ نور حاصل کریں جس کے بغیر انسان میں پاک تبدیلی پیدا نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ ایک اور موقع پر آپ نے زندوں کی صحبت تلاش کرنے اور ان کے پاس بیٹھ کر اپنے آپ کو اسلام کے لئے مفید وجود بنانے کی تلقین کرتے ہوئے نہایت پُردرد انداز میں فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ نے ... کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کا حکم دیکر زندوں کی صحبت میں رہنے کا حکم دیا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اپنے دوستوں کو بار بار یہاں آنے اور رہنے کی تاکید کرتے ہیں۔ اور ہم جو کسی دوست کو یہاں رہنے کے واسطے کہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ محض اس کی حالت پر رحم کر کے ہمدردی اور خیر خواہی سے کہتے ہیں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ایمان درست نہیں ہوتا جب تک انسان صاحبِ ایمان کی صحبت میں نہ رہے۔ ...

پس تم کو چاہیئے کہ تم زندوں کی صحبت تلاش کرو اور بار بار اُن کے پاس آکر بیٹھو۔ ہاں ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک دو مرتبہ میں تاثیر نہیں ہوتی۔ سُنّت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ ترقی تدریجاً ہوتی ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں تدریجی ترقی ہوئی۔ جو سلسلہ منہاج نبوت پر قائم ہوگا اس میں بھی تدریجی ترقی کا قانون قائم کرنا ہوگا۔ پس چاہیئے کہ صحابہ رضی کی طرح اپنے کام کاج چھوڑ کر یہاں آکر بار بار اور عرصہ تک صحبت میں رہو تاکہ تم وہ دیکھو جو صحابہؓ نے دیکھا اور وہ پاؤ جو ابوبکرؓ اور عمرؓ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے پایا۔" (الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء)

الغرض احباب جماعت کا بار بار مرکز سلسلہ میں آکر یہاں کچھ عرصہ رہائش پذیر رہنا، یہاں رہ کر دینی علوم سیکھنا اور بالخصوص خلیفۂ وقت اور دیگر بزرگانِ سلسلہ کے فرمودات اور نصائح سے فیضیاب ہو کر تہذیبِ نفس اور طہارتِ قلب حاصل کرنے میں کوشاں رہنا غلبۂ اسلام کے نقطۂ نگاہ سے ازبس ضروری ہے۔ اسی لئے مرکز میں ہر سال ذیلی تنظیموں کے اجتماعات نیز مختلف تربیتی اور تعلیمی کلاسوں کے انعقاد کا اہتمام کیا جاتا ہے تاکہ ہر عمر کے افرادِ جماعت باری باری مرکز میں آتے اور صحبتِ صادقین سے فیضیاب ہوتے رہیں اور تا ان میں اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کرنے کی اہلیت پیدا ہو سکے۔

اسی ضمن میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی پندرہ روزہ سالانہ تربیتی کلاس عنقریب منعقد ہونے والی ہے۔ یہ کلاس جیسا کہ ناظم صاحب سالانہ مرکزی تربیتی کلاس کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے ۲۶ ہجرت تا ۹ احسان ۱۳۵۱ھش (مطابق ۲۶ مئی تا ۹ جون ۱۹۷۲ء) ایوانِ محمود میں منعقد ہوگی۔ اس کے تعلیمی نصاب اور تربیتی پروگرام میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ ہدایات کے مطابق دینی علوم کی تدریس اور تہذیبِ نفس کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اس کلاس کی شکل میں احمدی نوجوانوں کے واسطے مرکز کے دینی ماحول میں قیام اور دینی تعلیم و تربیت کے حصول کا ایک انمول موقع فراہم کیا جا رہا ہے۔ یہ کلاس تعلیم و تدریس کے لحاظ سے ہرگز بھی کوئی عام کلاس نہیں ہے۔ نہایت درجہ پاک مقاصد اور دُور رس نتائج کی حامل یہ وہ کلاس ہے جس کا غلبۂ اسلام کی آسمانی سکیم کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ یہ اِس غرض کے ماتحت منعقد کی جا رہی ہے کہ احمدی نوجوان دینی علوم کی تحصیل اور تہذیبِ نفس کے ذریعہ اپنے آپ کو ایسا کارآمد اور مفید بنا سکیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے متعلق یہ کہہ سکیں کہ "ہاں یہ ہمارے کام کے انسان ہیں" پس یہ کوئی معمولی کلاس نہیں بلکہ ایک مقدس اور بابرکت کلاس ہے اور بہت ہی پاک اور بلند مقاصد کی تکمیل کی غرض سے منعقد کی جا رہی ہے۔

خدام الاحمدیہ کا یہ فرض ہے کہ وہ دینی تعلیم نیز تہذیبِ نفس اور طہارتِ قلب کے اِس انمول موقع سے فائدہ اُٹھانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔ اگر دُنیوی کام چھوڑنے پڑیں تو بھی انہیں سب کام چھوڑ کر مرکز میں آنا اور اِس انمول موقع سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے بالخصوص وہ احمدی طلباء جو میٹرک کے امتحان سے فارغ ہو چکے ہیں انہیں فراغت کے اِس عرصہ سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ان کے لئے تو یہ بہت ہی عمدہ موقع ہے کہ دینی تعلیم کے حصول اور تہذیبِ نفس کے اِس موقع کو کسی صورت بھی ہاتھ سے جانے نہ دیں۔ پھر جملہ مجالسِ خدام الاحمدیہ کے قائدین کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی اپنی مجلس کا کم از کم ایک نمائندہ اِس کلاس میں ضرور بھجوائیں ورنہ جتنی زیادہ تعداد میں وہ نمائندے بھجوا سکیں انہیں ضرور بھجوانے چاہئیں۔ اِس میں شامل ہونے والے خدام کے لئے کم از کم شرط یہ ہے کہ وہ کچھ پڑھ لکھ سکتے ہوں۔ پھر جیسا کہ محترم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد نے ایک خاص اعلان کے ذریعہ مربیانِ سلسلہ کو توجہ دلائی ہے انہیں بھی چاہیئے کہ وہ اپنے اپنے علاقہ کے خدام میں تحریک کر کے انہیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں بھجوانے کی کوشش کریں۔ لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں کہ قائدینِ خدام الاحمدیہ اور مربیانِ سلسلہ سے بڑھ کر خود والدین کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کو کلاس میں شمولیت کی غرض سے مرکز میں بھجوانے کا اہتمام کریں، کیونکہ خالص اسلامی ماحول میں اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کی پہلی اور اصل ذمہ داری اُنہیں کی ہے۔ قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا کے قرآنی حکم پر عمل پیرا ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ خدام الاحمدیہ کی پندرہ روزہ تربیتی کلاس کی شکل میں ان کے بچوں کی تعلیم و تربیت کا جو موقع پیدا ہو رہا ہے وہ اسے ضائع نہ ہونے دیں۔ اس موقع سے فائدہ اُٹھانے کا طریق یہی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں بھجوائیں اور پھر بھجوانے سے قبل یہ امر اچھی طرح اُن کے ذہن نشین کرائیں کہ انہیں ایک نہایت ہی اہم اور مقدس فرض کی تکمیل کے لئے بھجوایا جا رہا ہے اور وہ فرض یہی ہے کہ وہ تہذیبِ نفس اور طہارتِ قلب کے اوصاف سے متصف ہو کر غلبۂ اسلام کے اہم اور عظیم الشان کام میں حصہ لینے کے قابل بنیں اور اِس طرح اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی انعاموں کے وارث قرار پائیں۔

اللہ تعالیٰ تربیتی کلاس کے ضمن میں قائدینِ مجالس، مربیانِ سلسلہ عالیہ احمدیہ، والدین اور خود احمدی نوجوانوں کو اپنی اپنی ذمہ داری سمجھنے اور اسے کمال خوش اسلوبی سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے چھوٹے اور بڑے سب اِس قابل بنتے چلے جائیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد اُن کے حق میں ہمیشہ ہی پورا ہوتا رہے کہ:-

"ہاں یہ ہمارے کام کے انسان ہیں"

اے خدا! تو ایسا ہی کر اور ہمیں اپنے فضلوں سے نواز۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احسانات ربّ کریم اور انسان کا فرض

(مکرم غلام رسول صاحب اعوان پنشنر۔ بلاک ڈی ڈیرہ غازی خان)

بزرگوں نے کہا ہے کہ دن میں کئی بار اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کیا کرو۔ اس سے خدا کی محبت بڑھے گی اور تم فلاح پاؤ گے۔

فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔
(اعراف ۷۰)

یہ سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندہ پر اتنے احسانات ہیں کہ نہ تو وہ ان کا شمار کر سکتا ہے اور نہ احاطہ کر سکتا ہے ....

.... حد تو یہ ہے کہ اس کے احسانات بندہ کے وہم میں بھی نہیں آسکتے۔

اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ
لَا تُحْصُوْهَا۔ (ابراہیم)

میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ بعض احسان تو ایسے ہیں کہ ان کی طرف بندہ کی نظر بھی نہیں جاتی۔ مثلاً انسان پیدل چل رہا ہوتا ہے۔ اسے یہ وہم نہیں گزرتا کہ پیدل چلنا بھی اس کا احسان ہے۔ دل میں خیال گزرتا ہے کہ اس کے پاس سواری ہوتی اور وہ پیدل چلنے سے بچ جاتا۔ لیکن وہ یہ نہیں سوچتا کہ اگر اس سے چلنے کی طاقت چھین لی جائے تو اس کا کیا حال ہو۔ ایک فالج زدہ شخص کی طرف نظر کرو کہ وہ کس حسرت سے پیدل چلنے والوں کو تکتا ہے کہ کاش! اُسے پھر سے ٹانگیں مل جائیں اور وہ پیدل چل سکے۔ وہ اس طاقت کو حاصل کرنے کے لئے کیا کیا جتن کرتا ہے۔ کتنا خرچ کرتا ہے اور کتنی دعائیں مانگتا ہے۔ لیکن اب وہ محروم ہے میرا ایک دوست تھا وہ کسی شدید مرض کی وجہ سے چلنے سے معذور ہو گیا۔ وہ کہتا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ اسے چلنے پھرنے کی طاقت پھر سے دے دے تو وہ اپنی زندگی میں کبھی بھی سواری پر نہ چڑھے گا۔ ہمیشہ پیدل ہی چلے گا۔ چاہے کتنی دور ہی اسے کیوں نہ جانا ہو تو دیکھو کہ اس کی کتنی نعمتیں ہمارے پاس ہیں جن سے ہم صرف نظر کئے ہوئے ہیں۔ ذرا نیند کو دیکھو اگر وہ اڑ جائے۔ بے خوابی کا مرض لاحق ہو جائے تو جان پر بن جاتی ہے۔ دنیا میں کتنے لوگ ہیں کہ وہ نیند کے لئے جتن کرتے ہیں۔ لیکن ان کو سچی نیند میسر نہیں آتی۔ بھلا ہم میں سے کتنے ہیں کہ نیند کو خدا کی ایک نعمت سمجھ کر اس کا شکر کرتے ہیں۔ اسی طرح ہر چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی چیز دنیا میں اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اور وہ ربوبیت کے تقاضے سے دے رہا ہے۔ کسی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مفلس کیسے شکر کرے وہ تو تہی دست ہے۔ فرمایا کہ صرف دولت ہی اللہ تعالیٰ کی نعمت نہیں۔ گرم روٹی۔ ٹھنڈا پانی اور ٹھنڈی چھاؤں بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں۔ ان کو یاد کر کے شکر ادا کرو۔ پس انسان اگر اللہ تعالیٰ کے احسانات اور اس کی نعمتوں کو دیکھ کر شکر کرنے کی عادت بنا لے تو اس کی کائنات ہی بدل جائے۔

دیکھو، ماں، باپ کتنی بھاری نعمت ہیں۔ دنیا میں ان جیسا خیر خواہ کہاں ملے گا غائبانہ ان کے لئے دعائیں کرنے والے۔ ان کے دکھ پر اپنا سکھ قربان کرنے والے غرضیکہ اپنی جان کو ان پر قربان کر دینے والے کہاں ملیں گے۔ ان کو دیکھو تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ اس نے اس بے بہا نعمت سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت کو سعادت سمجھو اور ان کے وجود کو اپنے لئے نعمت غیر مترقبہ سمجھو۔ جن کی آنکھیں کھلی ہوں وہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی جلوہ گری ان دو وجودوں میں دیکھ سکتا ہے۔ لیکن جو بصیرت سے محروم ہو اس کو نہ عکس نظر آتا ہے نہ جمال۔

پھر بیوی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے۔ بندہ کو ایک مونس اور غمگسار مل گیا ہے، خاوند کی ہر خدمت کے لئے تیار ہے اور اس کے لئے ہی جیتی ہے اس کا دکھ اس کے لئے دکھ، اور اس کا سکھ اس کے لئے سکھ ہے کبیدہ خاطر دیکھتی ہے تو بے چین ہو جاتی ہے۔ اس کی تسکین کے لئے ہر سامان بہم پہنچاتی ہے۔ اس کی باورچن، دھوبن اور بچوں کو پالنے کے لئے خادمہ ہے۔ اس کا کھانا تیار کرنا اور اس کے کپڑوں کو استری کرنا اور اس کے جوتوں تک کو پالش کرنا اپنے لئے سعادت سمجھتی ہے جب کھانا تیار کر لیتی ہے تو اس وقت تک آپ نہیں کھاتی جب تک کہ اس کا خاوند نہ آجائے۔ چاہے اُسے کتنی ہی انتظار کیوں نہ کرنی پڑے تو دیکھو خدا تعالیٰ نے اس کے وجود سے کتنی راحتیں انسان کے لئے مہیا کر دی ہیں۔ اس کا بدل دنیا میں کہاں مل سکتا ہے۔ سراسر محبت وفا اور اخلاص کا پیکر۔ مشکل سے مشکل حالات سے گزرنے والی اور اپنے شوہر سے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے سے دریغ نہ کرنے والی اسکی غیر حاضری میں عزت، مال اور اولاد کی حفاظت کرنے والی۔ غرض اتنی خوبیاں اور صفات رکھنے والی ہستی کہاں مل سکتی ہے۔ لیکن وہ لوگ جو اس عظیم نعمت کو رکھتے ہوئے ناشکر گزار ہوں۔ ان کا سلوک اس سے غیر ہمدردانہ اور غیر مہذبانہ ہو تو بتاؤ ایسے لوگ کبھی فلاح پا سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ اس نعمت کی قدر تو ان لوگوں سے پوچھو۔ جن کے ساتھی بچھڑ گئے ہوں۔ اولاد خورد سال ہو۔ مالی حالت بھی بہتر نہ ہو کہ دوسرا بیاہ کر لیں۔ ان بچوں کو ماں کا پیار کہاں سے ملے۔ کرائے کے پالنے والے بھی کہیں اس کا بدل بن سکتے ہیں۔ غرض جو لوگ اس سنگین ابتلا میں پھنس جاتے ہیں تو وہ خون کے آنسو روتے ہیں۔ ان پر غموں کا پہاڑ ٹوٹ پڑتا ہے اور ساری زندگی ایک المیہ بن جاتی ہے ظاہر ہنستے نظر آتے ہوں۔ لیکن دل ان کے ہر وقت روتے رہتے ہیں۔ غرض اس عظیم نعمت کا اندازہ لگانا ہی مشکل ہے۔ لیکن انسان اکثر ناقدری کرتا ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر بگڑ بیٹھتا ہے۔ خادمہ سمجھتا ہے۔ آپ کو اس کا پالنہار جانتا ہے۔ بدزبانی اور غیر مہذبانہ سلوک کر گزرتا ہے لیکن اس کے مقابلے میں ایک مومن بندہ جب اُسے دیکھتا ہے تو شکر کرتا ہے کہ کتنا مخلص رفیق اللہ تعالیٰ نے اسے عطا فرمایا ہے جو اس کی اطاعت کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا میں جسے چار چیزیں ملیں وہ جنت کا حظ اس دنیا میں اٹھاتا ہے ان چار چیزوں میں سے ایک چیز با وفا بیوی ہے۔ درحقیقت یہ جنت کے میووں میں سے ایک میوہ ہے۔ حضرت آدمؑ کو جب اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا۔ تو اسے جنت میں رکھا۔ لیکن اس کا دل جنت میں نہ لگتا تھا۔ اداس تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے حوّا کی صورت میں ساتھی دے دیا۔ پھر وہ خوش ہو گیا پھر جب اس سے لغزش ہوئی اور اسے جنت سے نکل جانے کا حکم ہوا تو اس نے کہا کوئی غم نہیں۔ میں تیری دنیا کو اس کے ساتھ مل کر جنت بنا دوں گا تو یہ ایک حقیقت ہے کہ نیک بیوی گھر میں ہو تو وہ گھر جنت سے کم نہیں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب رسالت کے کام سے تھک جاتے تو گھر جا کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہتے۔ ارحنا یا عائشہ۔ اے عائشہ مجھے راحت پہنچا۔

پھر اولاد بھی اللہ تعالیٰ کے احسانوں میں سے ایک عظیم احسان ہے۔ ان کے رزق کا ذمہ دار تو خود خدا تعالیٰ ہے۔ لیکن اولاد اُسے خدمت گزار کے طور پر مل جاتی ہے کہ جب وہ بوڑھا ہو جائے تو اس کی خدمت کرے۔ جوانی میں بھی اس کے کام میں ہاتھ بٹاتی ہے تاکہ وہ عبادت کے لئے زیادہ وقت نکال سکے۔ غرض اللہ تعالیٰ کی کس کس نعمت کا شکر ادا کیا جائے۔ انسان کی طاقت نہیں کہ ان کو گن ہی سکے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ۔ (الرحمٰن)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ لیکن پھر بھی وہ زیادہ سے زیادہ دیتا چلا جاتا ہے۔

وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا
سَاَلْتُمُوْهُ۔ (ابراہیم)

اور ایک دم بھی اس کی نعمتوں کا سلسلہ بند نہیں ہوا اب غور کرو کہ کیا اتنے احسان کرنے والا خدا اس بات کا مستحق نہیں کہ انسان کی گردن کم از کم پانچ بار دن میں اس کے آگے جھک جائے اور کہے کہ

اگر ہر ذرہ ہو جائے سخنور
تو پھر شکر ہے امکاں سے باہر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر انسان پر نماز، عبادت فرض نہ ہوتی تو پھر بھی اس خدا کے محسن کے احسانات کا تقاضا یہ تھا کہ اس کی گردن ہر وقت اس کے سامنے جھکی رہے۔

پس اللہ تعالیٰ کے احسانات کو کثرت سے یاد کرنا اس کی محبت کو بڑھاتا ہے اور جب محبت بڑھے گی تو خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو گا اور جسے قرب ملا وہ نفس فلاح پا گیا۔ بامراد ہو گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مبلغ اسلام محترم عبدالرحمٰن خان صاحب بنگالی مرحوم

(محترم میاں محمد ابراہیم صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

محترم عبدالرحمٰن خان صاحب بی اے ایل ایل بی ٹی مرحوم درویش طبع بے نفس متقی اور صحیح معنوں میں فدائی سلسلہ تھے۔ ان کی زندگی کے بعض پہلو اتنے نمایاں اور قابل رشک ہیں کہ میں سمجھتا ہوں ان کا ذکر ہم سب کے لئے خیر و برکت کا موجب ہوگا آپ پیشہ کے اعتبار سے مدرس تھے۔ مجھے انہیں ۱۹۳۰ء-۳۱ء سے دیکھا کہ وہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی وساطت سے حضرت مولوی محمد دین صاحب مدظلہ کی ہیڈ ماسٹری میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں ہم شریک کار بنے اُن کے ریٹائر ہونے تک انہیں نہایت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ ہم نے برسوں ایک ساتھ پڑھایا۔ پھر ربوہ میں اپنی ہیڈ ماسٹری کے دور میں ایک عرصہ کچھ گذارا۔ اس دوران میں نے اخلاق دیانت و بیداری فرض شناسی اور دیانتداری کے جس معیار پر انہیں پایا وہ چھوٹوں کے لئے قابل تقلید اور بڑوں کے لئے باعث افتخار ہے۔ ان کی زندگی ایک مجاہد کی داستان قربانی اور ایثار کے جذبے سے سرشار علم و عمل کی جیتی جاگتی تصویر تھی آپ دنیا و مافیہا سے بے نیاز۔ اپنے رب کی خوشنودی کے طالب اور احمدیت اور اسلام کا زندہ نمونہ تھے میں نے کم و بیش اپنی چالیس سالہ درس و تدریس کی زندگی میں بلکہ اس کے بعد بھی آج تک ان سے زیادہ محنتی۔ خدمت اور لگن کے جذبہ سے معمور۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ سکول کے بچوں کو محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی نیت سے دن رات ایک کرکے پڑھانے والا کوئی استاد نہیں دیکھا۔ پھر اپنی تیرہ چودہ سالہ ہیڈ ماسٹری کے دوران مجھے ان سے زیادہ مخلصانہ اور خوشدلانہ انداز میں دل و جان سے تعاون کرنے والا کوئی ماتحت نہیں ملا۔ وہ ایک ایسی مکمل اور منفرد شخصیت تھے جسے اپنے شاگردوں سے بے لوث محبت تھی جسکے درس کا ایک ایک لفظ تلامذہ کے دل میں اترتا جاتا تھا جسے اس کے شاگرد دل و جان سے چاہتے تھے۔ جس کے شرکاء کار کو ان سے کسی قسم کی کوئی شکایت نہ تھی۔ جو دینی اور جماعتی ہر دو اعتبار سے مکمل نمونہ تھے۔ اور جس کے افسران کی کارکردگی اور حسن تعاون کی وجہ سے ان پر نازاں تھے اور ان کا انتہائی ادب و احترام کرتے تھے خان صاحب مرحوم کی انگریزی زبان کی قابلیت شروع سے ہی مسلم تھی میرے زمانہ میں سکول میں تمام خط و کتابت اور مضامین و رسائل جن کو انگریزی کا جامہ پہنانا مطلوب ہوتا انہی کی وساطت سے تکمیل تک پہنچتے۔ لیکن ان کا سلسلہ اور اسلامی مسائل سے لگاؤ بلکہ عشق کا اور ان کے دینی اور علمی وسعتوں کی گہرائی کا اصل مظاہرہ ان کے ان تراجم اور مضامین سے ہوا جو سکول کی خدمت سے ریٹائر ہونے کے بعد خان مرحوم قلم سے نکلے

. . . .

. . . .

کس قدر خوش قسمت اور خوش بخت تھا یہ انسان جس نے ریٹائر ہوتے ہی اپنی خدمات سلسلہ کے سپرد کر دیں ان کا وقف منظور ہوا اور انہوں نے سالہا سال تک امریکہ میں خدمت اسلام کی توفیق پائی اور اسلام اور سلسلہ کی تعلیم کی ترویج کا باعث بنا ہم سب سے پیچھے آئے لیکن بہت آگے نکل گئے اور آج سلسلہ کا قابل رشک مجاہد اور شہید بننے کی سعادت پائی۔!

؎ ایں سعادت بزور بازو نیست

ان کی سادہ۔ بے ریا۔ اور متقیانہ زندگی اور پھر اپنے سکول اور اس کی کامیابی اور نیک نامی کے لئے مخلصانہ دعاؤں کی ایک مثال اس وقت خاص طور پر میرے ذہن میں آرہی ہے غالباً ۵۸-۵۹ء کلاس تھا وہی سال جب ہم نے پہلی مرتبہ ربوہ میں ڈسٹرکٹ ٹورنامنٹ منعقد کروایا اور اس وقت تک اول اور اب تک آخری مرتبہ بلا شرکت غیرے "اوور آل" کپ کے حقدار قرار پائے خان صاحب مرحوم کی کلاس کا ایک لڑکا جو بعض اوقات سکول میں حاضر ہونے کے باوجود ٹورنامنٹ کی تیاری کا بہانہ بنا کر ان کی کلاس میں نہیں آتا تھا اور جس کو یہ غیر حاضر مارک کرتے رہے۔ محض دو حاضریوں کی کمی کی وجہ سے ٹورنامنٹ شروع ہونے سے صرف چند منٹ پہلے disqualify ہوگیا وہ گول کیپر تھا باقاعدہ تجربہ کار کھلاڑی اس کی بجائے ہمیں مجبوراً ایک نوآموز اور نا تجربہ کار کھلاڑی رکھنا پڑا۔ اس کا اناڑی پن انتہائی واضح اور ظاہر تھا کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے جامعہ احمدیہ کی موجودہ عمارت ابھی تکمیل تک نہ پہنچی تھی اور ریلوے لائن کے قریب ٹورنامنٹ کا میچ ہو رہا تھا۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ بھی کھڑے میچ دیکھ رہے تھے (ماشاء اللہ انہیں کھیلوں سے خاص شغف ہے اور وہ کھلاڑی اور اناڑی کو اچھی طرح پہچان سکتے ہیں۔ کھیل شروع ہوتے ہی جب بال ہمارے گول کیپر کے پاس آیا تو اس نے اسے ایسے بھدے اور بھونڈے انداز میں روکا کہ محترم میاں صاحب سلمہ نے خود میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ ہمیں یہ کیا اسے کیوں رکھا ہے۔ اسے تو بال پکڑنا بھی نہیں آتا۔ خان صاحب مرحوم کو جب اس حقیقت کا علم ہوا کہ محض ان کی رپورٹ کی بناء پر گول کیپر کا متبادل انتظام کیا گیا ہے اور کہ اس کے نتیجہ میں فٹ بال کا میچ ہار جانے کا خدشہ ہے وہ اپنے کوارٹر میں چلے گئے۔ اور جیسا کہ بعد میں پتہ چلا۔ یہ دعا کرتے رہے کہ الٰہی میری وجہ سے سلسلہ کے سکول کی نیک شہرت متاثر نہ ہو تو اپنے فضل سے اپنے سکول کو فتح دیدے اور خدا کا کرنا ایسا ہی ہوا۔ سوائے اس ایک دفعہ کے جس کا ذکر اوپر کیا گیا۔ بال اس کے بعد ہمارے گول کی طرف مطلقاً نہ آیا بلکہ اس کے برعکس ہماری ٹیم نے گول کر دیا اور ہم جیت گئے۔ دوستوں نے خان صاحب کے کوارٹر میں جاکر ٹیم کی کامیابی کی اطلاع دی تو وہ الحمدللہ کہتے ہوئے اشکبار آنکھوں سے باہر نکلے۔۔۔ دعا ہو تو ایسی۔ دل سے نکلنے والی۔ اپنے دلی جذبات کی صحیح ترجمان۔ اور سلسلہ اور اس کے وقار کو بلند کرنے کے جذبہ کی آئینہ دار!

بحیثیت استاد خان صاحب مرحوم کا مقام حقیقتہً یکتا اور منفرد تھا وہ TENSES (جو فی الحقیقت انگریزی زبان کی روح ہوتے ہیں) سکھانے کا انہیں خاص ملکہ حاصل تھا۔ ابتداء میں اردو زبان میں عبور نہ ہونے کی وجہ سے بچوں کو پڑھانے میں کچھ دقت محسوس کرتے تھے۔ لیکن ان کا پڑھانے کا شوق اور جذبہ۔ دلی رغبت اور خدمت کی لگن۔ اردو کی کمی کو ڈھانپ لیتی تھی اور پھر وقت گذرنے پر تو وہ ہر لحاظ سے مثالی استاد بن گئے تھے ان کے ایک ایک لفظ سے طلباء کو محبت اور پیار سے پڑھانے کا جذبہ ٹپکتا تھا۔ اور وہ جس اخلاص اور نیک نیتی سے پڑھاتے تھے اسی کا پرتو متعلمین پر پڑتا تھا۔ صرف زبانی کلامی والی یا محض رٹانے والی بات بھی نہ تھی۔ وہ صحیح معنوں میں مکمل استاد تھے پڑھائی کے ساتھ لکھائی کا باقاعدہ التزام فرماتے تھے۔ تقریباً ہر روز بچوں کو اپنے سامنے لکھواتے۔ ان کے تحریری کام کی کاپیاں روزانہ گھر لے جاتے اور اگلے روز مارک کرکے لے آتے تھے طلباء کے تحریری کام میں دلچسپی لینا ان کی گھٹی میں داخل تھا اور اسی کی وجہ سے ان کے زمانہ میں سکول کی نیک نامی اردگرد کے علاقہ میں عروج پر تھی۔ خود مجھے گرد و نواح کے ہیڈ ماسٹر صاحبان نے ان دنوں بتایا کہ انسپکٹر صاحب جب کبھی ہمارے ہاں معائنہ پر آتے ہیں۔ تو ہمیں آپ کے سکول کے تحریری کام کی وسعت اور نوعیت کی مثال دے کر شرمندہ کرتے ہیں ایک مرتبہ ڈویژنل انسپکٹر صاحب معائنہ پر تشریف لائے تو مجھے یاد ہے اور ریکارڈ اس کا شاہد ہے کہ محترم خان صاحب مرحوم کے متعلق انہوں نے لکھا کہ تحریری کام قابل رشک طور پر معقول اور قابل ستائش ہے۔ اس قدر محنت اور اخلاص سے کام کرنے والے پیچھے رہ جانے والوں کو تقلید کا سبق دے رہے ہیں تاکہ نیکی اور اخلاص جانثاری اور دینداری کے پیکر اس مادی دنیا میں موجود رہیں اور سلسلہ کے کارکنوں کی احسن کارکردگی سلسلہ کی شہرت کو چار چاند لگائے رکھے۔ منھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر!

مساجد۔ اشاعت اسلام کا ذریعہ

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی سکیم تعمیر مساجد ممالک بیرون سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اشاعت اسلام ممالک بیرون پاکستان کے لئے مساجد کا ہونا ضروری ہے جیسا کہ حضور انور ایک موقع پر فرماتے ہیں کہ :-

"مساجد کی وسعت کے ساتھ
ہماری جماعت کی ترقی وابستہ ہے"

پس ہماری جماعت کے ہر فرد مرد۔ عورت اور بچہ کو چاہیئے کہ ممالک بیرون پاکستان میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے نورِ نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس پچیس روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۵۳۸

مختلف مقامات پر سلائیڈز کی نمائش

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ممالک بیرون میں اسلام کی اشاعت میں ہمارے مبلغین دن رات مصروف رہتے ہیں۔ احباب جماعت کو ان کے ایمان افروز مناظر سے محظوظ کرنے کے لئے خاکسار نے ان کی متعدد سلائیڈز محفوظ کی ہوئی ہیں اور احباب جماعت کی دعوت پر مرکز کی منظوری سے ان کی نمائش کا اہتمام کیا جاتا ہے اس کی چند مثالیں درج ذیل کی جاتی ہیں تاکہ اس کی خواہشمند جماعتیں آئندہ دعوت دیتے وقت ان امور کا خیال رکھیں

۱۔ ننکانہ ضلع شیخوپورہ: ایک کارخانہ کے وسیع احاطہ میں نمائش کا انتظام کیا گیا مقامی جماعت کے صدر مکرم مرزا الطاف الرحمٰن صاحب نے غیراز جماعت معززین کو بھی مدعو کیا جو کثیر تعداد میں شامل ہوئے جن میں ایک ایم پی اے بھی تھے لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا جس پر سلائیڈز کی وضاحت کی جاتی رہی۔ نمائش کے بعد معززین نے خاکسار سے ملاقات کر کے مزید معلومات بھی حاصل کیں

۲۔ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ: ایک ایسے وسیع صحن میں انتظام کیا گیا جہاں سے قرب وجوار کے مکانوں سے بھی سلائیڈز دیکھی جا سکتی تھیں۔ مکرم ملک محمد الدین صاحب صدر جماعت اور مکرم محمد افضل صاحب قائد ضلع خدام الاحمدیہ نے قریبی جماعتوں کو بھی قبل از وقت اس کی اطلاع دے رکھی تھی۔ کٹائی کے موسم کے باوجود کثیر تعداد میں لوگ شامل ہوئے۔ حاضرین میں سے تیس کے قریب غیر مسلم احباب بھی تھے۔ ارد گرد کے مکانوں پر مستورات اور بچوں کا ہجوم تھا لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا جس کے ذریعہ ساتھ ساتھ سلائیڈز کی وضاحت کی جاتی رہی۔

۳۔ مردان۔ پہلے ایک مقامی دوست مکرم شعیب احمد صاحب کے وسیع مکان میں مستورات کے لئے نمائش کا انتظام کیا گیا خاص دعوت کے ذریعہ غیراز جماعت خواتین اور بچے شامل ہوئے بعدہ مردوں کے لئے انتظام کیا گیا جس میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ ہر دو موقعوں پر حاضری کافی خوشکن تھی۔ مکرم ملک عبدالسلام اور مکرم شیخ مشتاق احمد صاحب نے مردوں کو اور مقامی لجنہ کی صدر نے خواتین کو دعوت دینے میں خاص دلچسپی سے کام لیا۔ ان تینوں مقامات پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے مقامی عہدیداران نے اس تقریب کو کامیاب بنانے کے لئے قبل از وقت دوستوں کو مدعو کرنے اور لاؤڈ سپیکر کا اہتمام کرنے کا خیال رکھا تو اللہ تعالیٰ نے ان تقریبات میں غیر معمولی برکات نازل فرمائیں سب حاضرین نے نہایت دلچسپی سے سلائیڈز دیکھیں اور تقاریر سنی بہت اچھا اثر قبول کیا جماعتیں اس غرض کے لئے آئندہ دعوت دیتے وقت ان امور کا خیال رکھیں تا ہر تقریب زیادہ سے زیادہ بابرکت ثابت ہو۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اشتہار نیلام محکمہ جنگلات

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ منٹھ ٹوانہ اور قائد آباد فارسٹ رینجوں کی تقریباً ۳۹۷۷ مکعب فٹ شیشم کیکر ٹمبر و ۱۶۶۴ شیشم کیکر کلہ جات (بلیاں) اور ۳۲۵۰ مکعب فٹ ایندھن مختلف لاٹ ہائے میں مورخہ ۲۸/۵/۷۲ بوقت ۹ بجے صبح بمقام ڈویژنل فارسٹ آفیسر (۱۹-ایل) جوہر آباد نیلام ہوگی۔ علاوہ ازیں عصمت پارک اور چک ۱ ڈی ڈی اے کا تقریباً ۱۵۰ ایکڑ رقبہ اسی تاریخ کو عارضی کاشت پر نیلام کیا جائے گا۔ لاٹ وارہ اور مزید تفصیلات دفتر زیر دستخطی سے کسی دن اوقات کار معلوم کی جا سکتی ہیں۔ کامیاب بولی دہندہ سے تمام رقم کا ۱/۴ حصہ بطور زر بیعانہ موقع پر وصول کیا جائے گا۔

غیر رجسٹر شدہ ٹھیکیداروں کو گورنمنٹ پنجاب اگریکلچرل ڈیپارٹمنٹ کی چٹھی نمبر VIII-8/72 (EXT) OF، مورخہ ۶/۴/۷۲ کے حکم کے مطابق متعلقہ ڈپٹی کمشنر سے اور عارضی کاشت کے سلسلہ میں تحصیلدار سے تصدیق شدہ شناختی کارڈ نیلامی میں حصہ لینے سے قبل پیش کرنا ہوگا۔

ڈویژنل فارسٹ آفیسر
شاہ پور فارسٹ ڈویژن۔ جوہر آباد

IPL-985

ضروری اعلان

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے شعبہ زوآلوجی کے تحت مختلف محفوظ شدہ جانوروں پر مشتمل ایک میوزیم قائم ہے جس میں انواع واقسام کے جانور محفوظ کئے جاتے ہیں۔ جانوروں کے رکھے ہوئے بعض نمونہ جات کی باہر سے آنے والے زائرین بھی تعریف کرتے رہتے ہیں۔ یہ نمونہ جات تحقیق و مطالعہ کے لئے نہایت ضروری سمجھے جاتے ہیں

احباب ربوہ سے خصوصاً اور بیرونی احباب سے عموماً التماس ہے کہ اگر انہیں کوئی جانور از قسم سانپ چھپکلی، کیڑے مکوڑے مردہ یا زندہ ملیں تو انہیں کالج کے شعبہ زوآلوجی میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ جانور پہنچانے والے حضرات کے اسمائے گرامی شکریہ کے ساتھ کالج کے ریکارڈ میں رکھے جائیں گے۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

جرمولین نئی اور پرانی خارش داد چنبل کیل چھائیوں اور جملہ جلدی امراض کے لئے زود اثر مرہم قیمت ایک روپیہ حمیدیہ دواخانہ عبداللہ پور لائل پور فون ۶۹۰۷

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے مقررین کی انگریزی مباحثہ میں شاندار کامیابی

نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ اعلان کیا جاتا ہے کہ مرے کالج سیالکوٹ میں منعقد ہونے والے کل پاکستان بین الکلیاتی انگریزی مباحثہ کی ٹرافی تعلیم الاسلام کالج کے مقررین نے جیت لی ہمارے کالج کی طرف سے مہر دشاہ اور عتیق احمد نے اس مباحثہ میں حصہ لیا۔ اور علی الترتیب دوم اور حوصلہ افزائی کے انعام کے حقدار قرار دیئے گئے۔ مجموعی لحاظ سے ہماری ٹیم نے اوّل پوزیشن حاصل کی اور ٹرافی حاصل کی۔

خدا تعالیٰ اس کامیابی کو تعلیم الاسلام کالج کے لئے مبارک فرمائے۔ آمین۔

(بشیر طارق صدر کالج یونین)

درخواست دعا

میری بچی عزیزہ امتہ الحمید عرصہ قریباً چھ سات ماہ سے بعارضہ ٹیومر (TUMOUR) بیمار ہے۔ اب بیماری خطرناک صورت اختیار کر گئی ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ مولیٰ کریم معجزانہ رنگ میں اس کی صحیح علاج کی صورت پیدا کر دے اور اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

(قریشی محمد سلیم 132-11 مری روڈ۔ راولپنڈی)

اطفال متوجہ ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں تمام اطفال سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات جلد از جلد حفظ کر لیں۔ نیز والدین کرام سے التماس ہے کہ وہ اطفال کو سترہ آیات زبانی یاد کروانے کا انتظام کریں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینجر الفضل ربوہ سے خط وکتابت کیا کریں۔

مرض اٹھرا کا شافی علاج حبوب مفید اٹھرا چھ صد گولیاں ۲۰ روپے ناصر دواخانہ ربوہ فون نمبر ۶۲۴ گول کچہری بازار لائل پور فون ۲۰۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے بے انتہا قربانیاں پیش کرنیوالی مخلصین کی جماعت

(محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے ناظر بیت المال آمد)

دل اللہ تعالیٰ کی حمد کے جذبات سے معمور ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کیسی پیاری جماعت عطا فرمائی ہے۔ جو دین کی ضرورتوں کو اپنی اور اپنے اہل وعیال کی ضرورتوں پر ہمیشہ مقدم رکھتی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے بے انتہا قربانیاں پیش کر دیتی ہے۔ چنانچہ جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ ہجرت/مئی میں ارشاد فرمایا ہے۔ جماعت احمدیہ مغربی پاکستان نے خدا کے فضل سے گزشتہ سال کا بجٹ ۳۳،۸۵۸ روپے کے اضافے کے ساتھ پورا کر دیا۔ الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے اخلاص وایمان اور اموال ونفوس میں بے انتہا برکتیں ڈالے اور آئندہ اپنی رضا کے حصول کے لئے بیش از بیش قربانیاں پیش کرنے کی اور زیادہ سعادت نصیب کرے

جنگ سے قبل خدا کے فضل سے آمد تسلی بخش تھی مگر جنگ کے دوران اور جنگ کے بعد آمد گزشتہ سال کی نسبت کم ہونا شروع ہو گئی جو خاکسار کے لئے باعث فکر تھی۔ خاکسار حضور کی خدمت میں بار بار دعا کے لئے عرض کرتا حضور ہمیشہ مجھے تسلی دیتے اور فرماتے "اللہ تعالیٰ فضل کرے گا" اس دوران خاکسار کو یہ تو یقین تھا کہ سلسلے کے کام خدا کے فضل سے کبھی رکنے نہ پائیں گے۔ مگر اپنی کمزوریوں اور نالائقیوں کو دیکھ کر لرزاں ترساں اللہ کے حضور دعائیں کرتا کہ اے اللہ تو میری غفلتوں کی پردہ پوشی فرما اور محض اپنے فضل سے بجٹ پورا کر دے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دستخط سے دو خطوط میں امراء اصحاب اور مربیان سلسلہ کو گزشتہ سال ۱۱۰ فی صد بجٹ پورا کرنے کے لئے انتہائی کوشش کا ارشاد فرمایا۔ نیز حضور نے بجٹ پورا کرنے کی تحریک فرماتے ہوئے ۲۵ تبلیغ/فروری ۱۷ شہادت/اپریل اور پھر ۲۸ شہادت/اپریل کو تین خطبات جمعہ ارشاد فرمائے۔ مخلصین جماعت نے اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے رات دن ایک کر دیا نہ دن کو چین سے بیٹھے نہ رات کو آرام سے سوئے ان کے سامنے مشکلات تھیں مگر انہوں نے ہمت نہ ہاری۔ حصول مقصد کے لئے انہوں نے انتھک انداز میں بے انتہا محنت کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی کوششوں کو نوازا اور ان میں برکت ڈالی۔ ۱۰ رمئی وصولی کا آخری دن تھا۔ کم وبیش -/۴،۰۰۰،۰۰ کی ابھی کمی تھی۔ دعائیں کرتے ہوئے کارکنان بیت المال دفتر میں آئے اور کام شروع کر دیا۔ گزشتہ سال وصولی کے آخری دن آمد ۷۷،۰۳۰ تھی اس لئے فکر تھی۔ وہ اللہ تعالیٰ کے خاص فرشتے کام کر رہے تھے اور دور و نزدیک سے عہدیداران جماعت کے دل میں تحریک کر کے انہیں مرکز لا رہے تھے۔ امراء اصحاب۔ صدران جماعت، سیکرٹریان مال اور دیگر مخلصین جماعت رقوم جمع کرانے کے لئے اس کثرت سے تشریف لائے کہ تانتا بندھ گیا۔ اس کے علاوہ تار پہ تار یں آ رہی تھیں، ٹیلیفون پہ ٹیلیفون آ رہا تھا۔ کہ اتنی رقم صدر انجمن احمدیہ کو تار کے ذریعہ بھجوا دی گئی ہے یہ سلسلہ رات گئے تک جاری رہا۔ خزانہ کے محرر جو صبح ۷ بجے سے مسلسل کام کر رہے تھے تھک کے چور ہو چکے تھے۔ مگر آمد کا سلسلہ خدا کے فضل سے جاری تھا آخری رسید ۸ بجے شب کاٹی گئی۔ حسابات تیار ہونے پر معلوم ہوا کہ صرف ۱۰ رمئی کی آمد خدا کے فضل سے گزشتہ سال کی ۷۷،۰۳۰ کے مقابلہ پر ۱،۵۶،۹۵۷ روپے تھی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ خاکسار نے پونے دس بجے کے قریب حضور کی خدمت میں آمد کی رپورٹ پیش کی تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے فرمایا:۔

"اللہ نے بڑا فضل کیا ہے"

فی الواقع یہ سب کچھ محض اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت اور اس کے فضل سے ہوا۔ جو خلافت ثالثہ حقہ کے ساتھ ہر لحظہ ہم نے دیکھی۔ اللہ تعالیٰ فضل نہ فرماتا تو اس کساد بازاری کے زمانہ میں، ہڑتالوں اور ہنگاموں کے دور میں، خشک سالی کے سال میں جنگ کے نتیجہ میں لاکھوں انسانوں کے گھر بار تباہ ہو جانے کے دور میں، مہنگائی کی موجودہ کیفیت کے ساتھ بجٹ پورا کرنا بظاہر حالات ناممکن تھا۔ ہم عاجز بندے کیا اور ہماری کوشش کیا۔ حضرت امیر المومنین کی دعاؤں سے ملاء اعلیٰ میں حرکت پیدا ہوئی۔ فرشتوں کو تائید ونصرت کا حکم ملا۔ جس نے ناممکن کو یقینی بنا دیا۔ الحمدللہ۔

اکثر جماعتوں کے عہدیداروں نے خدا کے فضل سے بہت اچھا کام کیا۔ کئی ایک جماعتوں کی وصولی حضور کے ارشاد کی تعمیل میں ۱۱۰ فی صد سے بھی زیادہ تھی۔ مثلاً کراچی، اسلام آباد۔ بعض جماعتیں جن کی وصولی پہلے کم ہوتی تھی اس سال خدا کے فضل سے ۱۰۰ فی صد تک پہنچ گئیں۔ اکثر جماعتوں نے خدا کے فضل سے بڑی ہی محنت سے کام کیا۔ ایک بڑی جماعت کے سیکرٹری صاحب مال ذکر کر رہے تھے کہ وہ گزشتہ ۱۰ دنوں میں وصولی کے لئے روزانہ کم وبیش ۸۰ میل کا چکر کاٹتے رہے ۹ اور ۱۰ ہجرت/مئی کی درمیانی رات کو انہوں نے ۲ بجے رات تک کام کیا۔ اور پھر اگلی صبح رقوم اور حسابات داخل کرنے کے لئے ربوہ تشریف لے آئے۔ یہ جماعت خدا کے فضل سے زمینداروں کی جماعت ہے۔ اپنے دنیوی کاموں کو پس پشت ڈال کر اور اپنے ذاتی آرام کو نظر انداز کر کے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے وہ رات دن ایک کر دیتی ہے اور پھر اللہ تعالیٰ ان سے کتنا پیار کرتا ہے کہ اپنے فضل سے ان کی کوششوں کو قبول فرماتا اور ان میں بے انتہا برکتیں ڈال دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک بڑی جماعتوں کے عہدیداران ہی سے نہیں جن کا کام نمایاں ہو جاتا ہے بلکہ چھوٹی جماعتوں کے مخلص عہدیداروں کو بھی وہ اپنے فضل سے اسی جذبے سے کام کرنے کی توفیق دیتا ہے اور ان کی کوششوں میں برکت ڈالتے ہوئے کامیاب کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں کو اپنے پاس سے جزائے خیر دے اور آئندہ ان کو اور زیادہ بہتر رنگ میں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ ان کے سب کام بنا دے۔ سب کمیاں دور کر دے۔ اور ان کی سب نیک تمنائیں پوری کر دے۔ آمین۔

مخلصین جماعت کا اس تعاون کے لئے تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے خاکسار ان کی خدمت میں یہ گزارش کرتا ہے کہ مومن کبھی تھکتا نہیں وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کا ہمیشہ کوشاں رہتا ہے۔ نئے مالی سال کے آغاز سے (جو کہ) دعائیں کرتے ہوئے اسی جذبہ کے ساتھ پھر سے کام شروع کر دیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ر فروری/تبلیغ میں فرمایا:۔

"فَاِذَا فَرَغْتَ جب تم ایک دور کے کام سے اور اس کی ذمہ داری سے پورے طور پر فارغ ہو جاؤ اس معنی میں کہ جس ذمہ داری کو جس حد تک نباہنا ممکن تھا۔ وہ تم نباہ لو۔ اس میں کوئی پہلو کمزوری کا یا کوئی پہلو خامی کا باقی نہ رہ جائے تم اسے مکمل طور پر پورا کر دو۔ اور اس کے سارے اجزاء نمایاں طور پر نشوونما پا چکیں۔ تو پھر وہاں ٹھہرنا نہیں کیونکہ زندگی کی کوششوں میں ٹھہراؤ موت کے مترادف ہے فرمایا فَانْصَبْ ایک اور دور شروع ہو گیا۔ پھر اس کے لئے تمہیں انتہائی کوشش کرنا پڑے گی" پس

ہر کمانے والے دوست کی صحیح آمد کے مطابق بجٹ تیار کرنے کی طرف اولین توجہ دیجئے اس طرح کہ ہر دوست کی حقیقی آمد کے مطابق بجٹ چھوٹی جماعتوں میں ایک ماہ کے اندر اور بڑی جماعتوں میں دو ماہ کے اندر تیار ہو جائے سست اور کمزور دوستوں کے نام بجٹ میں شامل ہونے سے رہ نہ جائیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجلس مشاورت ۱۹۴۱ء میں فرمایا:۔

"حقیقت یہ ہے کہ اگر اس قسم کی اجازت دی جائے اور جماعتوں کو یہ کہا جائے کہ وہ سست لوگوں کے نام اپنی جماعتوں میں شمار نہ کیا کریں اور ان کو مستثنیٰ کر کے بجٹ تجویز کئے جائیں تو یہ چیز قوم کے لئے خودکشی کے مترادف ہو گی"

نیز حضور نے ۱۹۳۰ء کی مجلس مشاورت میں فرمایا:

"بجٹ ہر جماعت کا ایک آنہ فی روپیہ کے لحاظ سے ہو اور سارے کے سارے افراد کے لحاظ سے خواہ وہ چندہ دہندہ ہوں یا نادہندہ۔"

۲۔ تاجر، وکلاء، ڈاکٹر اصحاب نیز زمیندار اصحاب کی صحیح آمد دریافت کر کے اس پر بجٹ کی تشخیص کیا جائے۔ سیدنا حضرت مصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۳۸ء کی مجلس مشاورت میں فرمایا: "میری رائے اس وقت یہی ہے کہ تاجر چندوں کی ادائیگی میں کوتاہی کرتے ہیں"

جیب خرچ یا آمد رکھنے والی مستورات کو بھی بجٹ میں شامل کیا جائے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے "آئندہ مردوں کے علاوہ ایسی مستورات سے بھی پوری شرح پر چندہ وصول کیا جائے جنہیں کوئی آمدنی ہوتی ہے۔ خواہ خاوند کی طرف سے ان کے جیب خرچ کی صورت میں ہو یا کسی اور ذریعہ سے"

پس نظارت بیت المال آمد سے تعاون فرماتے ہوئے ازراہ کرم ہر لحاظ سے مکمل بجٹ جلد سے جلد بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

۴۔ لازمی چندہ جات کی باقاعدہ ماہ بماہ وصولی کا التزام آغاز سال ہی ماہ ہجرت/مئی سے ہی فرمائیں اور اس کے لئے ابھی سے تگ و دو شروع کر دیں جہاں آپ ہر ماہ باقاعدہ ہر دوست سے چندہ عام اور حصہ آمد کی رقوم وصول فرماتے ہیں وہاں چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی بھی پہلے مہینے یعنی مئی سے ہی باقاعدہ شروع فرما دیں۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مجلس شوریٰ ۱۹۴۳ء کا ارشاد ہے:

"میرا تجربہ ہے کہ سیکرٹریان مال چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق بہت کم تحریک کرتے ہیں۔ در اصل اس کا مطالبہ ہر ماہ کے چندہ عام کے ساتھ ہونا چاہیئے"

۵۔ ان کے علاوہ زکوٰۃ، شکرانہ فنڈ، شادی فنڈ، چندہ اشاعت اسلام نیز صدقہ کی وصولی کی طرف بھی توجہ فرما کر ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین